© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

از

(جناب اَلم مظفر نگری)

رہینِ سوزِ وفا شاد کام ہو نہ سکا — جلا پتنگ پہ جل کر تمام ہو نہ سکا
جو وقفِ بادہ کشی غرقِ جام ہو نہ سکا — بہ رتبۂ میکدہ عالی مقام ہو نہ سکا
جو دل سے پیرِ مغاں کا غلام ہو نہ سکا — وہ مستحقِ مئے لالہ فام ہو نہ سکا
گرا ہے خاک پہ مژگاں سے دیکھ وہ آنسو — کہ جس کا منزلِ دل میں قیام ہو نہ سکا
ازل کے دن سے بیاں کر رہا ہوں میں پھر بھی — فسانۂ غمِ ہستی تمام ہو نہ سکا
حریمِ عرش ہو یا جلوہ گاہِ دیر و حرم — جوابِ دل تو کوئی بھی مقام ہو نہ سکا
نہ ہم نے دعوتِ تعظیمِ عشق دی اُن کو — ہمیں سے اپنا کبھی احترام ہو نہ سکا
ادائیں ان کی جھلکتی ہیں نور ظلمت سے — حجاب اُن سے بہ ہر صبح و شام ہو نہ سکا
جو روز میکدۂ دل سے لے کے پیتا ہے — رہینِ جلوۂ ساقی و جام ہو نہ سکا
پہنچ سکا نہ کبھی منزلِ حقیقت پر — صراطِ عشق میں جو تیز گام ہو نہ سکا
قسم وفا کی ہے صد ننگ زندگی وفا — وہ دردِ عشق جواں کا پیام ہو نہ سکا
یہی تو بزمِ تمنا تھی بے خبر کہ جہاں — بقدرِ رقصِ شرر بھی قیام ہو نہ سکا
ہے اب تو مایۂ تسکینِ حیات غم کے لئے — وہ داغِ دل کہ جو ماہِ تمام ہو نہ سکا
نوازشیں تو بہت کیں نگاہِ ساقی نے — ہمیں سے میکدے میں شغلِ جام ہو نہ سکا

الم ہمیشہ رہا مقتدیٔ پیرِ مغاں
جبھی تو اہلِ حرم کا امام ہو نہ سکا

© rasailojaraid.com